بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L. 5254

خان محمد عبداللہ خانصاحب کی علالت

لاہور ۱۸ر اگست - بخار آج ایک سو اور ۱۰۱ کے درمیان رہا ... ابھی تک پورا ساخانہ نہیں ہوا - ڈاکٹروں کے نزدیک ... اب آئندہ چند دن بہت تشویشناک ہیں احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں

حکومت امریکہ پاکستان کیساتھ دوستی اور جہازرانی کے معاہدے کرنیکی خواہشمند ہے

امریکی نمائندہ عنقریب کراچی پہنچنے والا ہے

کراچی ۱۸ر اگست - معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی حکومت پاکستان کے ساتھ دوستی اور جہازرانی کے سمجھوتے کرنے کے سلسلے میں بات چیت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - چنانچہ بین الاقوامی امور کے امریکی ماہر رابرٹ ولسن یہ بات چیت شروع کرنے عنقریب کراچی پہنچ رہے ہیں۔

زرعی مسائل پر غور و خوض کے لئے مرکزی کانفرنس کا انعقاد

کراچی ۱۸ر اگست - حکومت پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے زراعت کے متعلق جو مرکزی کانفرنس بلائی ہے - اس کا اجلاس اس مہینے کی ۲۵ تاریخ کو یہاں ہو رہا ہے - جو تین روز تک جاری رہے گا - اس میں صوبائی حکومتوں پاکستان میں شامل ہونے والی ریاستوں اور غیر سرکاری اداروں کے نمائندے شریک ہوں گے - کانفرنس میں اناج کی پیداوار بڑھانے زمین کو ترقی دینے سمندر سے مچھلیاں پکڑنے اور پھلوں وغیرہ کی صنعت اور تجارت کو فروغ دینے کے مسئلوں کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا - نیز ٹریکٹروں اور دیگر زرعی آلات مہیا کرنے کے لئے ایک مرکزی ادارے کا قیام بھی ایجنڈے میں شامل ہے -

پاکستان کا قیام دنیائے اسلام میں نئی زندگی کی لہر دوڑانے کا موجب ہوا ہے

دنیا میں اسلامی مفادات کی حفاظت پاکستان کا مقدس فرض ہے

لائلپور ۱۸ر اگست مغربی پنجاب کے گورنر عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے کل رات یہاں ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا - پاکستان کے قیام نے تمام اسلامی دنیا میں نئی زندگی کی لہر دوڑا دی ہے اور آج تمام اسلامی ممالک امید اور پیغام عمل کے لئے پاکستان کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں - اس لئے پاکستان کا بھی یہ مقدس فرض ہے کہ وہ دنیا کی حریص قوموں کے مقابلے میں اسلامی مفادات کی پوری پوری حفاظت کرے - پاکستان نے جس دلیری اور ہمت سے اپنی مشکلات پر قابو پایا ہے - اس سے دنیا پر یہ اچھی طرح ظاہر ہو گیا ہے - کہ پاکستان عنقریب دنیا کی ایک زبردست طاقت بننے والا ہے

مغربی پنجاب کی موجودہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسیلینسی نے عوام سے اپیل کی - کہ وہ پاکستان کی مضبوطی کے لئے اپنے تمام اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جائیں - تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا - میں نے تمام سرکاری افسروں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں سیاسی لیڈروں یا گروہوں کو مداخلت کرنے نہ دیں - اور اگر وہ میرے اس مشورے کو نظرانداز کرینگے تو خود اپنے لئے خطرہ مول لیں گے -

گھریلو دستکاریوں کی فوری بحالی

لاہور ۱۸ر اگست - گھریلو دستکاریوں کی فوری بحالی کے پیش نظر حکومت مغربی پنجاب نے سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے - کمیٹی کے فرائض صوبہ میں گھریلو دستکاریوں کے قیام و ترقی کے سلسلہ میں غور و خوض کرنے تک محدود ہوں گے - یہ کمیٹی اس قسم کی سفارش بھی کرے گی کہ آیا ایسی دستکاریوں کے پیش نظر کسی دوبارہ تنظیم کی ضرورت ہے - عوام سے اس بارے میں تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا -

کراچی اور لاہور کے درمیان ایک نئی گاڑی چلائی جائیگی؟

کراچی ۱۸ر اگست - آج یہاں این - ڈبلیو - آر کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں کراچی اور لاہور کے درمیان ایک تیسرے درجے کی تیز رفتار مسافر گاڑی چلانے کے سوال پر غور کیا گیا -

شام کی نئی حکومت عرب لیگ کیساتھ تعاون کریگی

دمشق ۱۸ر اگست - شام کی نئی حکومت کے وزیر خارجہ ناظم قدسی نے اعلان کیا ہے کہ میری حکومت عرب لیگ کے اندر رہتے ہوئے عرب لیگ کے منشور کے عین مطابق دیگر عرب حکومتوں سے پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے -

مصر میں وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے شام کے نئے وزیر اعظم کو ذاتی مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے - نیز مصر کے وزیر مختار مقیم دمشق کو مشورے کے لئے قاہرہ واپس بلا لیا گیا ہے -

ترکی میں زلزلہ

انقرہ ۱۸ر اگست - کل رات ترکی کے شمالی اناطولیہ کے علاقے میں سخت زلزلہ آیا - ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ کتنے آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے -

مشرقی بنگال میں "صحت" کا ہفتہ

ڈھاکہ ۱۸ر اگست - مشرقی بنگال میں ۱۹ر ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک صحت کا ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے - اس موقع پر صحت کے متعلق ایک نمائش کا انتظام بھی کیا جائے گا -

لوکل باڈیز کے مہاجر ملازمین کیلئے

مالی امداد کا بندوبست

لاہور ۱۸ر اگست - مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آنے والے لوکل باڈیز کے ملازمین کے حسابات کی فہرستوں کا مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں میں تبادلہ تو ہو گیا ہے - لیکن ان کی جانچ پڑتال میں ابھی کافی وقت لگے گا - اس لئے حکومت نے انتہائی مصیبت زدہ ملازمین کو فوری طور پر امداد پہنچانے کے لئے پانچ لاکھ روپے کی ایک رقم علیحدہ رکھدی ہے اور ڈپٹی کمشنروں کو اس بارے میں ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی سفارشات ایک ماہ کے اندر اندر ارسال کر دیں - یہ روپیہ متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کی سفارش پر ملازمین میں تقسیم کیا جائے گا -

"سید قاسم رضوی کو مناسب قانونی امداد حاصل کرنے سے روکا گیا ہے"

جمعیت اقوام کو موتمر عالم اسلامی کا تار

کراچی ۱۸ر اگست - موتمر عالم اسلامی کے دفتر نے جمعیت اقوام کے سیکرٹری جنرل کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے - کہ مشہور خاکسار لیڈر سید قاسم رضوی کو جن کے خلاف آج کل حیدرآباد کی ایک خاص عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے - مناسب قانونی امداد حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی - تار میں مزید لکھا ہے کہ دو برطانوی وکیلوں کو ملزم کی طرف سے پیروی کرنے سے اس بنا پر روک دیا گیا کہ وہ اردو نہیں جانتے تھے - حالانکہ اس خصوصی عدالت کے ممبر اور سرکاری وکیل خود اردو سے نابلد ہیں - اور پھر ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں ایسے وکلاء کو پیش ہونے کی اجازت ملتی رہی ہے جو اردو نہیں بول سکتے تھے -

علمبردار جہاز "جہلم" کا معائنہ

کراچی ۱۸ر اگست - پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں اور بیگم لیاقت علیخان نے آج پاکستان بحری بیڑے کے علمبردار جہاز جہلم کا معائنہ کیا یہ جہاز کچھ دن ہوئے ترکی اور مصر ہوتا ہوا واپس آیا ہے -

لندن ۱۸ر اگست معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی لڑکی پمیلا ماؤنٹ بیٹن کو عنقریب ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم لندن کا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا جائیگا - (رائٹر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس برہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی لطیف تفسیر

قربانی وہی ہے جو خالصۃً للہ ہو اور اپنی خواہش ارادے اور طبعی رغبت کے ماتحت کی جائے۔

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۹ء

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

کوئٹہ ۱۲ اگست ۱۹۴۹ء آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو ارشاد فرمایا اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔

میں نے پچھلے خطبہ میں بتایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو مختلف قیدوں کے ساتھ مقید کر دیا ہے۔ اور اسے ایسی صورت میں پیش کیا ہے۔ کہ وہ اکثر نمازوں سے بڑھ جاتی ہے۔ اور یہی وہ صلوٰۃ ہے جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حاصل ہے۔

دوسری چیز جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ نُسُکِیْ ہے نُسُکٌ نَسِیْکَۃٌ کی جمع ہے۔ جو نَسَکَ سے نکلا ہے۔ اور نَسَکَ کے معنی ہوتے ہیں کسی کام کو بغیر اس کے کہ ... کام دیا گیا ہو۔ بغیر اس کے کہ اسکی ذمہ داری کسی پر ڈالی گئی ... اپنی خوشی اور مرضی سے کوئی شخص کرے۔ اور اس نیت سے کرے کہ خدا تعالےٰ کی رضا اسے حاصل ہو جائے۔ گویا یہ کام ایسا ہے جو کسی حکم یا جبر کے ماتحت نہ ہو۔ بلکہ طبعی رغبت اور ارادے اور خواہش سے ہو اور پھر خالصۃً للہ ہو۔ اور نسیکہ کے معنے ہوتے ہیں وہ قربانی جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر کی جائے نسیکہ کا لفظ اپنے اندر یہ مفہوم رکھتا ہے کہ وہ قربانی ہو اور خالصۃً للہ ہو۔ اور جس فعل سے یہ لفظ بنا ہے اس کے معنوں کو ملحوظ رکھا جائے تو اس کے معنی ہونگے وہ قربانی جو اپنی خواہش ارادے اور طبعی رغبت کے ماتحت کی جائے۔ جس میں جبر اور حکم کا دخل نہ ہو۔ جبر کے ماتحت کی جانے والی قربانی بھی للہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں یہ اشتباہ پایا جاتا ہے کہ شائد اگر حکم نہ دیا جاتا تو وہ قربانی نہ کرتا۔ پھر نسیکہ ایسے سونے اور چاندی کو بھی کہتے ہیں۔ جس میں سے ہر قسم کی میل نکال دی جائے۔ ان معنوں کو اگر پہلے معنوں سے ملایا جائے تو نسیکہ کے معنے اس قربانی کے ہوں گے۔ جو ہر قسم کی خرابی اور نقص سے پاک ہو۔ خالصۃً للہ ہو اور کوئی غیر چیز جس کے لئے قربانی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس میں شامل نہ ہو۔ پھر وہ قربانی طبعی رغبت سے ہو۔ جبر اور حکم کا اس میں دخل نہ ہو۔

خالصۃً للہ قربانی اور عام قربانی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ماں باپ ملک خاندان اور بیوی بچوں سے حسن سلوک کے لئے بھی قربانی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ ماؤں کی قربانی اولاد کے لئے مشہور ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے بعض دفعہ ہماری آواز میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ ہماری آنکھوں میں نمی آجاتی ہے۔ لیکن وہ قربانی اللہ کے لئے نہیں کہلا سکتی۔ وہ ماں جو ساری ساری رات اپنے بچے کے لئے جاگتی رہتی ہے۔ بسا اوقات وہ تہجد کے لئے نہیں اٹھتی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کا احسان اس پر زیادہ ہے۔ اسی طرح قوم کی خاطر یا والدین اور بیوی بچوں کی خاطر قربانی کرنے والے بھی بے شک قربانی ہے۔ مگر وہ اس جذبہ کو ناقص طریق سے استعمال کرتا ہے۔ وہ قوم کی خاطر قربانی کرتا ہے۔ لیکن اس کی نظر خدا تعالےٰ پر نہیں ہوتی۔ والدین اور بیوی بچوں کی خاطر قربانی کرتا ہے۔ لیکن اس کی نظر خدا تعالےٰ پر نہیں ہوتی۔ وہ عقل کے ساتھ دونوں کا موازنہ نہیں کرتا۔ وہ ایک پہلو کو ترک کر دیتا ہے۔ اور ایک پہلو پر سارا زور خرچ کر دیتا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ میں اپنی وہ قربانی پیش کرتا ہوں جو خالصۃً للہ ہے:

اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ آپ نے دوسری قربانیاں بھی کیں۔ اور ان کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ آپ نے جس رنگ میں اپنی قوم سے وفاداری کی۔ اور صرف دوستوں کے لئے ہی نہیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی قربانیاں کیں۔ وہ اپنی نظیر آپ ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کیا تو اس وجہ سے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے گا۔ پھر آپ نے اس قوم سے جس نے آپکو دکھ دیا تھا جو سلوک کیا وہ کیا کم قربانی تھی۔ وہ ساری کی ساری قوم ایک لمبی اور خطرناک لڑائی کے بعد قید ہو کر آئی۔ لیکن آپ نے ازراہ شفقت ان کے سب قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے اپنے محسنوں کی ہی قدر نہیں کی۔ بلکہ دوسروں کے محسنوں کو بھی دیکھ کر ان کی قدر کی ہے۔ حاتم طائی کی بیٹی جب قید ہو کر اپنی قوم سمیت مسلمانوں کے قبضہ میں آئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر صحابہ کو جمع کیا۔ اور فرمایا اس لڑکی کا باپ غریبوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ مسافروں کے کام آتا تھا۔ اور یہاں تک سنتا ہے کہ جہاں تک اس کے بس میں ہوتا وہ دوسروں سے حسن سلوک کرتا۔ مجھے یہ دیکھ کر شرم آتی ہے کہ اس کی لڑکی میرے پاس قید ہو۔ چنانچہ آپ نے اس لڑکی کو ہی نہیں۔ بلکہ اسکے اصرار پر اس کی ساری قوم کو آزاد کر دیا۔ پس قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کے یہ معنے نہیں کہ آپ دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ میری ساری قربانیاں جو انسانوں کی خاطر ہوتی ہیں۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کے واسطہ سے آتی ہیں۔ ایک شخص نماز پڑھتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے ماں باپ نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ صحیح معنوں میں خدا تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتا۔ یا ایک شخص دینداری اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا استاد دیندار ہے تو اس کا یہ فعل خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہوگا استاد کے لئے ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دینداری محض خدا تعالےٰ کی خاطر تھیں۔ گویا ایک وہ ہے جو پیر کی خاطر خدا تعالےٰ کو مانتا ہے۔ اور ایک وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر پیر کو مانتا ہے۔ ادنےٰ قسم کا مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ تعالےٰ کو مانتا ہے۔ لیکن اعلےٰ درجہ کا مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔ غرض قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے۔ کہ میں اگر اولاد کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر رشتہ داروں کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر اپنی قوم کی قدر کرتا ہوں تو اسی لئے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ رحمت اور شفقت جو ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ میرے خدا نے ان کے اندر رکھی ہے۔ اور وہی بندوں سے حسن سلوک کرواتا ہے۔ چیز تو وہی رہی۔ ایک عام آدمی نے بھی قربانی کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کی۔ مگر ایک عامی شخص نے تو اپنی ذاتی اغراض کے لئے قربانی کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خدا تعالےٰ کے مظاہر سمجھ کر ان کے لئے قربانی کی۔ لوگ انہیں براہ راست محسن سمجھ کر ان کے احسان کا بدلہ اتارنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ فرماتے ہیں میری تمام کی تمام قربانیاں۔ میرا والدین بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے سلوک محض اللہ تعالےٰ کی خاطر ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اندر محبت اور شفقت کا جذبہ خدا تعالےٰ نے ہی رکھا ہے

نسیکہ کے معنوں میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ قربانی ہو اور خالصۃً للہ ہو۔ لیکن رب العلمین کی قید لگا کر خدا تعالےٰ نے اس کی وجہ بیان کر دی ہے کہ میں کیوں خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کرتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ رب العلمین ہے۔ سب چیزیں جو مجھے نظر آتی ہیں اسی کی طرف سے ہیں اور ہر چیز کے پیچھے مجھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ نظر آتا ہے اور جب اس نے دنیا کے ہر ذرہ سے مجھے فائدہ پہنچایا ہے تو پھر میں قربانی اس کی خاطر کیوں نہ کروں۔

غرض خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کرنا ہی اصل چیز ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے لوگوں سے حسن سلوک نہیں کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک شخص اگر کسی دوسرے شخص کو کوئی رقم بطور زکوٰۃ دیتا ہے تا وہ اسے محتاجوں میں بانٹ دے اور پھر وہ صحیح طور پر اس رقم کو بانٹ دیتا ہے تو اس کو بھی زکوٰۃ دینے والے جتنا ثواب ہوتا ہے۔ اس میں یہی حکمت بیان کی گئی ہے کہ دنیا کی سب نعمائ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں لیکن بندے اگر انہیں صحیح طور پر استعمال کریں تو خدا تعالیٰ انہیں بھی حسنِ سلوک کا حق دار بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بے شک تمام جذبات اور کمالات میں نے ہی پیدا کئے ہیں لیکن بندوں کو میں نے اس میں شامل کر لیا ہے اگر وہ ان کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں تو وہ بھی ویسے ہی شکریہ کے مستحق ہیں جیسے میں۔ پس یہ خیال کر کے کہ اصل قربانی خدا تعالےٰ ہی کے لئے ہے دوسروں سے نیک سلوک کرنا بھلا نہیں دینا چاہئے۔

کامل انسان وہ ہے جس کی سب قربانیاں خدا تعالےٰ کے لئے ہوں۔ وہ ماں باپ سے بھی سلوک کرے۔ وہ دوستوں اور عزیزوں سے بھی حسن سلوک کرے۔ وہ قوم اور وطن کی خاطر بھی قربانی کرے۔ لیکن یہ سمجھ کر کرے کہ ان سب کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ اس طرح وہ دونوں کا حق ادا کرے گا قریبی محسن کا بھی اور بعیدی محسن کا بھی جس نے قریبی محسن کے دل میں وہ خواہش پیدا کی اور یہی قربانی اصل اور اعلےٰ ہے:

دعائے مغفرت!

خاکسار کا بڑا بھائی میاں اللہ دتہ صاحب ساکن عہدی پور تحصیل نارووال مورخہ ۵ ۴۹ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار محمد حسین سیکرٹری جماعت احمدیہ عہدی پور

روزنامہ الفضل لاہور
۹ ر اگست ۱۹۴۹ء

آئین پسندی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ افراد کی طرح اقوام کی زندگی کے ارتقا کے لئے تغیر ایک ضروری موثر ہے۔ اور اس کے بغیر نہ تو افراد اور نہ اقوام ترقی کی منازل طے کر سکتی ہیں۔ لیکن تاریخ اقوام کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ قومیں جو عقلمندی سے کام لیتی ہیں۔ وہی تغیر کے افادی پہلو سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ بعض وقت شدید فوری انقلابات دنیا میں آتے رہے ہیں۔ اور ان سے بحیثیت مجموعی دنیا کو فائدہ بھی ہوا ہے۔ لیکن جن اقوام میں یہ فوری اور شدید انقلابات رونما ہوئے ہیں ان پر تباہیاں بھی عظیم پیمانہ پر آتی رہی ہیں۔

فرانس اور روس کے عظیم انقلابات ہمارے سامنے ہیں۔ فرانس کے انقلاب میں جس قدر تباہی نہ صرف فرانس بلکہ اردگرد کے ہمسایوں پر نازل ہوئی۔ شائد اس کی نظیر روس کا حالیہ انقلاب ہی پیش کر سکتا ہے۔ بے شک فرانسیسی انقلاب نے دنیا کی رو بدل دی۔ اور خود مختار بادشاہی کی بجائے لوگوں کی حکومت کے لئے راہ کھول دی لیکن صدیوں تک فرانس کو اس کی قیمت ادا کرنا پڑی۔ خود مختار بادشاہوں کی بجائے خود مختار آمروں کی قسم کی حکومت کی سختیاں آگئیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ اس انقلاب کے عفریتی دور کا ہی نتیجہ ہے کہ آج تک اس عظیم ملک میں کوئی ٹھکانے کی حکومت قیام پذیر نہیں ہو سکی۔ جس کا نتیجہ یہی ہے کہ ملک وہ تدریجی ترقی نہیں کر سکا۔ جس سے اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں۔

اس کے برخلاف برطانیہ کی مثال ہے گو برطانیہ بھی فرانسیسی انقلاب کے تباہ کن اثرات سے بالکل محفوظ نہیں رہا۔ لیکن برطانیہ کے شاہی خاندان اور عوام اور خواص کی اعتدال پسند ذہنیت اس کو اس عظیم تباہی سے بالکل بچا گئی۔ جس کا تلخ ترین تجربہ فرانس اور دوسری اردگرد کی کم مصلحت اندیش اقوام کو کرنا پڑا۔ یہ کتنی حیرت کن بات ہے۔ کہ برطانیہ میں بادشاہی کے باوجود سب دنیا کے ممالک سے زیادہ آزادی ہے۔ اب بھی اس کے متعلق یہ بات کافی صداقت کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ کہ جو غلام انگلستان کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے آزاد ہو جاتا ہے۔ دنیا میں کوئی ملک اس لحاظ سے برطانیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ وہاں اب تک بادشاہی بھی قائم ہے۔ مصر کے موجودہ شاہ فاروق سے کسی نے سوال کیا تھا کہ دنیا میں کتنے بادشاہ باقی رہ جائیں گے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ صرف پانچ چار بادشاہ تو تاش کے اور ایک انگلستان کا بادشاہ۔ امریکہ جس میں شائد جمہوری حکومت اپنی پوری شان کے ساتھ قائم ہے۔ وہ بھی آزادی میں برطانیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور کمال یہ ہے کہ بغیر کسی عظیم اور تباہ کن انقلاب کے حاصل کیا ہے۔ برطانیہ کا دستور دنیا میں نرالا ہے۔ اور جہاں تک ہم غور کرتے ہیں اسکو ایسا نرالا دستور قائم کرنے اور ایسا کمال حاصل کرنے کی توفیق اسی لئے ملی ہے۔ کہ اس قوم کی ذہنیت انقلابی نہیں۔

جن ممالک کے عوام و خواص کی ذہنیت انقلابی ہے۔ وہاں ہر وقت تباہی کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ اسلامی ممالک میں آجکل یہی ذہنیت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان ممالک میں جو انقلابات آتے رہتے ہیں۔ اس کی ذمہ داری زیادہ تر مغربی اقوام کی ریشہ دوانیوں پر ہے۔ لیکن اغیار کی ریشہ دوانیاں بھی اسی وقت کامیاب ہوتی ہیں۔ جب خود ان اقوام کی ذہنیت ان کی ممد و معاون بنتی ہے۔ ان ممالک میں پارٹی بازی ان جائز حدود کے اندر نہیں رہتی۔ جو صالح نتائج پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ برطانیہ اور امریکہ میں ہے۔ بلکہ پارٹی بازی سخت اور شدید انقلابی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جیسا کہ مصر کی بدامنی اور حال میں شام کے پے در پے انقلابات سے واضح ہوتا ہے۔

شام کے حالیہ انقلابات تو حد درجہ عبرت ناک ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے کہ کرنل زعیم الحسنی نے اپنی فوجی طاقت کا استعمال کر کے حکومت شام اپنے زیر اقتدار کر لی تھی۔ خواہ وہ ذاتی طور پر کتنے ہی قابل تھے۔ اور خواہ ان کی وجہ سے ملک کو کتنا ہی فائدہ پہونچا۔ لیکن اقتدار حاصل کرنے کا یہ طریقہ صریحاً غیر آئینی اور خلاف مصلحت تھا۔ اگر وہ اپنی قابلیت کا لوہا آئینی طریقہ سے منواتے اور برسر اقتدار حکومت میں بتدریج تغیر پیدا کر کے اسکو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے۔ تو خواہ ان کی یہ کوشش ناکام ہی رہتی پھر بھی ملک و قوم کے لئے وہ اس سے زیادہ مفید ہوتی۔ جو تشددی طریق کار اختیار کرنے سے ہوئی ہے۔ اور جو خود ان کی جان لینے کا باعث بنی ہے۔ ان کے بالجبر اقتدار حاصل کرنے کے چند ہی دن کے بعد آج ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ان کو دشمنوں نے گرفتار کر کے گولی سے اڑا دیا ہے۔ ممکن ہے کہ چند روز کے بعد آپ کے دشمنوں سے بھی جنہوں نے آپ کو گولی سے اڑایا ہے ایسا ہی سلوک ہو۔ یہاں ایک آدھ جان ضائع ہونے کا سوال نہیں ہے بلکہ اس خام ذہنیت کا سوال ہے۔ جس کی وجہ سے شام میں ایسے انقلابات چند ہی روز میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

کوئی ملک جس میں اس طرح کا انقلابی کھیل جاری رہتا ہے۔ ترقی معکوس کے سوا کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اس وقت جن ممالک پر اس طرح کی جبری حکومتیں قائم ہیں۔ ان میں ہر وقت خطرناک انقلاب کا خدشہ لگا ہے۔ خود روس کی حالت بھی مخدوش ہے۔ چھوٹے چھوٹے ممالک کا تو ذکر ہی کیا۔ آمریت کسی ملک میں ہمیشہ تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آمریت میں شخصی اثر غیر فطری حد تک دخل انداز ہو جاتا ہے اور انسانی فطرت کسی واحد شخص کی حکم برداری زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتی الا ماشاء اللہ

موجودہ حالات کے لحاظ سے برطانیہ اور امریکہ کے لوگوں کی آئین پسندی واقعی قابل تقلید ہے۔ اور جو ملک صحیح معنوں میں ترقی کرنا چاہتا ہے۔ اسکو جمہوری سرمایہ داری کی بعض برائیوں کو منہا کر کے ان ممالک کی اس خوبی کو ضرور اپنانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ برسر اقتدار حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آزادی کی راہیں کھولے۔ اور عوام و خواص کو چاہیئے کہ اس آزادی کو ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر استعمال کریں۔

ہم یہاں تفصیلات بیان نہیں کرنا چاہتے۔ بہرحال پاکستان کے عوام و خواص اور برسر اقتدار طبقے کو شام کے خطرناک حالیہ انقلابات سے ضرور عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور پارٹی بازی کو ضد و اصرار کی لعنت سے آزاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ شام میں جو خطرناک انقلابات ہوئے ہیں۔ وہ محض ناجائز ذاتی خود اعتمادی سے ہی جس کو دراصل خود پرستی کہنا زیادہ موزوں ہے رونما ہوئے ہیں۔ ایسا ملک جس میں ہر شخص اپنی رائے بالجبر چلانے پر تلا ہو۔ ایک ایسا کوہ آتش فشاں بن جاتا ہے۔ جس کا آتشگیر مادہ ہر وقت جوش التہاب میں رہتا ہے۔ اور ملک میں کبھی امن و امان کی صورت۔ پیدا نہیں ہونے دیتا جو صورت کسی ملک و قوم کی ترقی اور استحکام کے لئے ازبس ضروری ہے۔

جبری انقلاب خواہ اصلاح کے نام پر ہو یا مذہب کے نام پر فتنہ و فساد سے خالی نہیں رہتا۔ اور فتنہ و فساد بذات خود ایک ایسی چیز ہے۔ جو بہرحال قابل مذمت ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں خواہ کچھ فائدہ بھی ہو۔ پھر بھی اسکی ابتدا کرنے والا نہ صرف خدا تعالےٰ کے نزدیک ہی قابل مؤاخذہ ہے۔ بلکہ ملک و قوم کا بھی سخت دشمن متصور ہونا چاہیئے۔ اس لئے جب تک تمام اسلامی ممالک میں آئین پسندی کا معیار بلند نہ ہو گا۔ اس وقت تک ان ممالک میں اس دور کی ابتدا نہیں ہو سکتی۔ جو ان کو کسی ایسے استحکام و استقلال کی امید دلانے والا ہو۔ جس سے وہ نہ صرف اپنے لئے مفید ہوں۔ بلکہ اقوام عالم میں بھی قابل اتباع سمجھے جائیں۔

گو پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے لیکن یہ بات قابل فخر ہے کہ یہاں کے لوگ تمام دوسرے اسلامی ممالک سے بہت زیادہ حد تک آئین پسند ہیں۔ ہمیں نہ صرف اپنی اس خوبی کو اور بھی مضبوط و مستحکم کرنا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اسلامی ممالک کے لئے بھی اسکو نمونہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ شجاعت کے اظہار کا ایسا طریق جس سے اپنے ملک میں ہی ابتری پیدا ہو نہائت مذموم ہے۔ پھر شجاعت صرف جنگ و جدل تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کے ہزاروں پہلو ہیں جن کا اظہار امن کے قیام کی حالت میں بھی کیا جا سکتا ہے اور قوم کے لئے مفید بنایا جا سکتا ہے۔

ملک میں تغیر ضرور ہونا چاہیئے مگر ملک کی بہبود و فلاح کا تقاضہ یہی ہے۔ کہ تغیر بتدریج آئینی طریقوں سے ہو۔ اور کسی پارٹی کو خواہ اس کا پروگرام کتنا ہی مثالی ہو ایسا طریق کار نہیں اختیار کرنا چاہیئے جس سے ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھلنے کا اندیشہ ہو۔ ہمیں یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جبری انقلاب صرف تیغ و تفنگ کے استعمال سے لایا ہوا ہی فتنہ و فساد کا باعث نہیں ہوتا۔ بلکہ زبان و قلم کی بے اعتدالیوں سے بھی خطرناک حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور ملک میں بے چینی اور بدامنی کی روح دوڑائی جا سکتی ہے۔ زبان و قلم سے نظریاتی لڑائی ضرور لڑی جانی چاہیئے مگر گند اچھالنا اور ضد و اصرار کو بیچ میں لانا فساد انگیزی کے سوا کچھ مفید نہیں ہوتا۔ برا طریق کار ایک اچھی تحریک کو بھی ملک کے لئے خطرناک بنا دیتا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ
اور
حضور کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجدیتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور ناقل) بھیج سکے۔ خواہ اسکے گھر میں بھی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲ مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۱۹ ر ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ایک تقریر کا اقتباس درج ہے۔ یہ تقریر حضرت اقدس نے خواتین جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر ارشاد فرمائی تھی اور رسالہ "مصباح قادیان" کی جلد ۱۲ نمبر ۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۴۷ء میں مفصل شائع ہو چکی ہے۔ (خاکسار سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال)

"اگر مردوں اور عورتوں کے آپس کے تعلقات کی بنیاد محبت پر رکھی جائے تو کسی قسم کی الجھن پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ الجھنیں ہمیشہ شرائط کے نتیجہ میں اور بعض غیر طبعی قوانین کے نفاذ پر پیدا ہوتی ہیں۔ پس مرد و عورت کے تعلقات قوانین اور شرائط کی قیود سے بالکل آزاد ہونے چاہئیں۔ میں نے اس کے متعلق بارہا اندازہ لگایا ہے کہ جتنے لوگ لڑکیوں کی شادیوں کے وقت شرائط لگاتے ہیں۔ اور اپنے دامادوں کو ان شرائط کی پابندی کے لئے مجبور کرنا چاہتے ہیں وہی لوگ زیادہ مقدمات بھی کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ جس وقت شرائط نامہ لکھا جا رہا ہوتا ہے وہ اس وقت کے حالات کے ماتحت ہوتا ہے اور وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ ان شرائط کے حسن و قبح کی طرف خیال ہی نہیں جا سکتا۔ مگر بعد میں جب حالات بدل جاتے ہیں تو طرفین انشقاق اور افتراق پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے زبانی بات چیت میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ کشیدگی مخاصمت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہی طرفین جو نکاح کے وقت آپس میں ایسے شیر و شکر تھے کہ ان پر اس قسم کے جھگڑوں کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آپس میں تو تو میں میں کرنے لگ جاتے ہیں اور آخر وہ اس بات کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ پس یہ دقت انہیں اس لئے نصیب ہوتی ہے کہ وہ دور اندیشی سے کام نہ لیتے ہوئے نکاح کے وقت کے حالات کے ماتحت شرائط نامے لکھاتے پھرتے ہیں۔ مگر وہ حالات جب بدلتے ہیں تو ان شرائط ناموں کی پابندی مشکل نظر آتی ہے۔ بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتی ہے ہمارے قضاء کے محکمہ میں ایک مقدمہ کوئی چودہ پندرہ سال تک چلتا رہا ہے۔ وہ مقدمہ یہ تھا کہ کسی لڑکے کی شادی لکھنؤ میں ہوئی اور نکاح کے وقت اس کے سسرال والوں نے اس سے یہ شرط لکھوائی کہ وہ لکھنؤ میں اپنا مکان تیار کرائیگا مگر بعد میں حالات مختلف ہو گئے اور لڑکے کی دادی قادیان آ رہے تو یہ جھگڑا شروع ہو گیا کہ لکھنؤ میں مکان فضول ہے اور قادیان میں مکان بنانا شرط نہیں۔ اسی طرح ایک یہ شرط تھی کہ لڑکا کی اپنی سوت کے ساتھ ایک وقت میں ایک شہر میں نہ رہے گی۔ جسے خاوند نے پہلے تو مان لیا لیکن بعد میں دو شہروں میں دو بیویوں کا رکھنا اسے سخت مشکل معلوم ہونے لگا۔ اس جھگڑے میں اس لڑکی کی ساری عمر اپنے والدین کے گھر بیٹھے ہی گذر گئی صرف اس لئے کہ شرائط نامہ میں ایسی باتیں لکھی گئی تھیں جو بدلنے والے حالات کے ساتھ بدلتی جا رہی تھیں۔ عدالت کی نظر میں یہ سوال نہایت پیچیدہ تھا۔ اگر عدالت لڑکے سے یہ کہے کہ تم قادیان کو چھوڑ کر لکھنؤ میں مکان بناؤ تو لڑکا کہتا ہے میں لکھنؤ میں مکان کس لئے بنواؤں جبکہ تم لوگ خود اسے چھوڑ آئے ہو اور اگر لڑکی والے کہتے ہیں کہ اچھا مکان قادیان میں بناؤ تو قادیان کا ذکر شرائط میں سے نہیں۔ یہ جھگڑا فساد صرف اسی لئے برپا ہوا کہ ان کے نکاح کی بنیاد شرائط نامہ پر رکھی گئی تھی۔ اگر یہ بنیاد محبت پر ہوتی تو یہ بات کبھی فریقین کے لئے الجھن کا باعث نہ بن سکتی تھی۔ کیا کوئی خاوند ایسا بھی ہو سکتا ہے جو خود تو آسمان پر رہے اور اس کی بیوی زمین پر رہے۔ یا بیوی آسمان پر رہے اور خاوند زمین پر رہے۔ جب وہ بیوی اور خاوند ہوں گے تو یقیناً اکٹھے رہیں گے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ خاوند تو قادیان میں ڈیرہ جمائے اور بیوی لکھنؤ میں بیٹھی رہے۔ پس شرائط سے فتنہ اور فساد دور کرنے کی کوشش بالکل غلط طریق ہے۔ جہانتک ہو سکے ان سے مجتنب رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس قسم کے رشتوں ناطوں کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہیئے۔ ورنہ شرائط نامے لکھنے لکھانے سے مردوں کیلئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی فسادات پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر فتنے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے آپس کے تعلقات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب تک وہ جذبات شریفہ پر قائم رہیں گے ان کی گاڑی اچھی چلتی چلی جائے گی اور جب بھی وہ جذبات شریفہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر ہو جائیں گے۔ اگر وقت سے سمجھو کہ فتنہ کی آگ کا بیج بو دیا گیا جو سلگتے سلگتے ایک وقت شعلہ بار ہوگا اور فریقین کو اپنے شعلوں سے جھلس کر رکھ دیگا۔ پس شرائط ناموں سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کہتے ہیں کوئی امیر آدمی بڑا اچڑ چڑا تھا۔ اس کے گھر میں کئی نوکر کام کرتے تھے۔ مگر اس امیر آدمی کی طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوئی تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے نوکروں پر سختی کیا کرتا تھا اور انہیں لعن طعن کرنے کے علاوہ دق بھی کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا آپ ہمیشہ نوکروں پر ناراضگی کا اظہار کیا کرتے ہیں اور ہم چونکہ کم عقل ہیں اس لئے ہم آپ کی مرضی کے مطابق آپ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنی ضروریات کی جن کے مطابق آپ مجھ سے کام لینا چاہتے ہیں ایک فہرست بنائیں میں اس کے مطابق ہمیشہ کام کیا کروں گا۔ اور آپ کو کبھی تکلیف نہ ہونے دوں گا۔ آقا نے کہا۔ بات تو تمہاری نہایت معقول ہے اور مجھے بہت پسند آئی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک فہرست تیار کرنی شروع کر دی۔ دنیا بھر کے کاموں میں سے جو اس کے ذہن میں آیا لکھا گیا۔ جو شرط بھی وہ لکھتا نوکر اس پر رضامندی کا اظہار کر دیتا۔ متعدد شرائط لکھی گئیں اور نوکر نے کہہ دیا مجھے سب منظور ہیں۔ شرائط نامہ تیار ہو گیا اور نوکر نے نہایت عمدگی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد آقا شکار کھیلنے کے لئے باہر گیا۔ اور اس نوکر کو بھی ہمراہ لے گیا۔ آقا کا گھوڑا بہت منہ زور تھا۔ چلتے چلتے اچانک وہ بے قابو ہو کر بھاگ اٹھا۔ آقا نے سنبھلنے کی بہتیری کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اس سے نہ سنبھلا گیا اور وہ گھوڑے کی پیٹھ پر سے لڑھک گیا۔ اس طرح اس کا سر زمین کی طرف آ رہا اور ایک پاؤں رکاب میں پھنس گیا۔ گھوڑا سرپٹ دوڑا جا رہا تھا۔ اور آقا اپنے نوکر کو آوازیں دے رہا تھا کہ مجھے بچاؤ۔ نوکر بھی ہوشیار تھا۔ اور آقا کے سلوک سے تنگ آ چکا تھا۔ اس نے جھٹ وہی شرائط کی فہرست نکالی اور پڑھنا شروع کیا۔ آخر کہا۔

دیکھئے سرکار اس میں یہ شرط لکھی نہیں! یعنی یہ شرط اس میں کہیں نہیں لکھی کہ آپ گھوڑے سے گریں اور میں آپ کو بچانے کی کوشش کروں۔ آخر آقا اسی طرح مر گیا۔

اب دیکھو یہ خیال کس طرح آ سکتا تھا کہ میں شکار کھیلنے جاؤں گا اور گھوڑے سے گر جاؤنگا۔ پس جتنے لوگ ایسے معاملات میں شرائط باندھتے ہیں وہ سخت غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور چونکہ شرائط طے ہو چکنے کے بعد حالات میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے فریقین کے لئے اس الجھن کو سلجھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بنیاد محبت پر ہو گی تو شرائط کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔ ورنہ جب بنیاد ہی شرائط پر ہو گی تو حالات کے مختلف ہونے کی وجہ سے جب شرائط نہ رہیں گی تو یہ تعلق بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ دونوں چیزیں قائم رہ سکیں۔ یا تو شرائط ٹوٹ جائیں گی اور یا تعلق منقطع ہو جائیگا"۔

خدام الاحمدیہ کی اہمیت

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے"۔

"مگر ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں اور تلواریں ہوں۔ بلکہ .... دلائل مذہبی دعائیں اور اخلاق فاضلہ یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ اور انہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کرکے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں یہ مہم جاری رہی تو ہم اللہ تعالٰے کے فضل سے بہت جلد ایک نہایت ہی اعلٰے درجہ کی مسلح فوج تیار کر لیں گے جس کے مقابلہ میں کوئی دشمن نہیں ٹھہر سکیگا"۔ (الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

خدام الاحمدیہ کے سپرد کس قدر اہم کام ہے اسکا کسی قدر اندازہ مندرجہ بالا اقتباسات سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے لئے گئے ہیں۔ حضور کے اس ارشاد پر دس سال کا لمبا عرصہ گذر چکا ہے لیکن ہم نے ابھی تک اس پر کس حد تک عمل کیا ہے۔ یہ ہر شخص اپنے دل سے سوال کرے اور پھر جواب دے کہ آیا اس نے ان ارشادات پر عمل کیا ہے یا نہیں کیا اس نے اپنی اس مجلس کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھا ہے جسکا وہ ایک رکن ہے۔ کیا اس نے حضور کے ان ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ اپنے تمام خادم بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ جلد از جلد اپنے آپ کو منظم کریں اپنی مجلس کو منظم کریں۔ اپنے دوسرے نوجوان بھائیوں کو منظم کریں اور گذشتہ غفلتوں اور سستیوں پر استغفار کرتے ہوئے آئندہ کے لئے ایک نئے جوش۔ نئی امنگ۔ اور نئے ارادہ سے کھڑے ہو جائیں اور جو کام ان کے آقا نے ان کے سپرد کیا ہے ایک سچے خادم کی حیثیت سے اسے پورا کریں۔ تا اس دن کو جلد تر لانے میں ان کا بھی حصہ ہو۔ جس دن احمدیت اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں اسلام کو غالب کر دے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

رشتہ ناطہ کی مشکلات کے متعلق ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تقریر کا اقتباس درج ہے۔ یہ تقریر حضرت اقدس نے خواتین جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر ارشاد فرمائی تھی اور رسالہ "مصباح قادیان" کی جلد ۲۱ نمبر ۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۴۷ء میں مفصل شائع ہو چکی ہے۔ (خاکسار سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال)

"اگر مردوں اور عورتوں کے آپس کے تعلقات کی بنیاد محبت پر رکھی جائے تو کسی قسم کی الجھن پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ الجھنیں ہمیشہ شرائط کے نتیجہ میں اور بعض غیر طبعی قوانین کے نفاذ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس مرد و عورت کے تعلقات قوانین اور شرائط کی قیود سے بالکل آزاد ہونے چاہئیں۔ میں نے اس کے متعلق بارہا اندازہ لگایا ہے کہ جتنے لوگ لڑکیوں کی شادیوں کے وقت شرائط لگاتے ہیں۔ اور اپنے داماد کو ان شرائط کی پابندی کے لئے مجبور کرنا چاہتے ہیں وہی لوگ زیادہ مقدمات بھی کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ جس وقت شرائط نامہ لکھا جا رہا ہوتا ہے وہ اس وقت کے حالات کے ماتحت ہوتا ہے اور اس وقت ایسا ہوتا ہے کہ ان شرائط کے حسن و قبح کی طرف خیال ہی نہیں جا سکتا۔ مگر بعد میں جب حالات بدل جاتے ہیں تو طرفین انشقاق اور افتراق پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے زبانی بات چیت میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ کشیدگی مخاصمت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہی طرفین جو نکاح کے وقت آپس میں ایسے شیر و شکر تھے کہ ان پر اس قسم کے جھگڑوں کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آپس میں تو تو میں میں کرنے لگ جاتے ہیں اور آخر وہ اس بات کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ پس یہ دقت انہیں اس لئے نصیب ہوتی ہے کہ وہ دور اندیشی سے کام نہ لیتے ہوئے نکاح کے وقت کے حالات کے ماتحت شرائط نامے لکھواتے پھرتے ہیں۔ مگر وہ حالات جب بدلتے ہیں تو ان شرائط ناموں کی پابندی مشکل نظر آتی ہے۔ بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتی ہے ہمارے قضاء کے محکمہ میں ایک مقدمہ کوئی چودہ پندرہ سال تک چلتا رہا ہے۔ وہ مقدمہ یہ تھا کہ کسی لڑکے کی شادی لکھنؤ میں ہوئی اور نکاح کے وقت اس کے سسرال والوں نے اس سے یہ شرط لکھوائی کہ وہ لکھنؤ میں اپنا مکان تیار کرائیگا مگر بعد میں حالات مختلف ہو گئے اور لڑکے کی دادی قادیان آ رہے تو یہ جھگڑا شروع ہو گیا کہ لکھنؤ میں مکان فضول ہے اور قادیان میں مکان بنانا شرط نہیں۔ اسی طرح ایک یہ شرط تھی کہ لڑکے کی اپنی سوت کے ساتھ ایک وقت میں ایک شہر میں نہ رہے گی۔ جب خاوند نے پہلے تو مان لیا لیکن بعد میں دو شہروں میں دو بیویوں کا رکھنا اسے سخت مشکل معلوم ہونے لگا۔ اس جھگڑے میں اس لڑکی کی ساری عمر اپنے والدین کے گھر بیٹھے ہی گذر گئی صرف اس لئے کہ شرائط نامہ میں ایسی باتیں لکھی گئی تھیں جو بدلنے والے حالات کے ساتھ بدلتی جا رہی تھیں۔ عدالت کی نظر میں یہ سوال نہایت پیچیدہ تھا۔ اگر عدالت لڑکے سے یہ کہے کہ تم قادیان کو چھوڑ کر لکھنؤ میں مکان بناؤ تو لڑکا کہتا ہے میں لکھنؤ میں مکان کس لئے بنواؤں جبکہ تم لوگ خود اسے چھوڑ آئے ہو اور اگر لڑکی والے کہتے ہیں کہ اچھا مکان قادیان میں بناؤ تو قادیان کا ذکر شرائط میں سے نہیں۔ یہ جھگڑا فساد صرف اسی لئے برپا ہوا کہ ان کے نکاح کی بنیاد شرائط نامہ پر رکھی گئی تھی۔ اگر یہ بنیاد محبت پر ہوتی تو یہ بات کبھی فریقین کے لئے الجھن کا باعث نہ بن سکتی تھی۔ کیا کوئی خاوند ایسا بھی ہو سکتا ہے جو خود تو آسمان پر رہے اور اس کی بیوی زمین پر رہے۔ یا بیوی آسمان پر رہے اور خاوند زمین پر رہے۔ جب وہ بیوی اور خاوند ہوں گے تو یقیناً اکٹھے رہیں گے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ خاوند تو قادیان میں ڈیرہ جما لے اور بیوی لکھنؤ میں بیٹھی رہے۔ پس شرائط سے فتنہ اور فساد دور کرنے کی کوشش بالکل غلط طریق ہے۔ جہانتک ہو سکے ان سے مجتنب رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس قسم کے رشتوں ناطوں کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہیئے۔ ورنہ شرائط نامے لکھنے لکھانے سے مردوں کیلئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی فسادات پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر فتنے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے آپس کے تعلقات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب تک وہ جذبات شریفیہ پر قائم رہیں گے ان کی گاڑی اچھی چلتی چلی جائے گی اور جب بھی وہ جذبات شریفیہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر ہو جائیں گے۔ اسی وقت سے سمجھو کہ فتنہ کی آگ کا بیج بو یا گیا جو سلگتے سلگتے ایک وقت شعلہ بار ہو گا اور فریقین کو اپنے شعلوں سے جھلس کر رکھ دیگا۔ پس شرائط ناموں سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کہتے ہیں کوئی امیر آدمی بڑا اچڑ چڑا تھا۔ اس کے گھر میں کئی نوکر کام کرتے تھے۔ مگر اس امیر آدمی کی طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوئی تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے نوکروں پر سختی کیا کرتا تھا اور انہیں لعن طعن کرنے کے علاوہ دق بھی کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا آپ ہمیشہ نوکروں پر ناراضگی کا اظہار کیا کرتے ہیں اور ہم چونکہ کم عقل ہیں اس لئے ہم آپ کی مرضی کے مطابق آپ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنی ضروریات کی جن کے مطابق آپ مجھ سے کام لینا چاہتے ہیں ایک فہرست بنائیں میں اس کے مطابق ہمیشہ کام کیا کروں گا۔ اور آپ کو کبھی تکلیف نہ ہونے دوں گا۔ آقا نے کہا۔ بات تو تمہاری نہایت معقول ہے اور مجھے بہت پسند آئی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک فہرست تیار کرنی شروع کر دی۔ دنیا بھر کے کاموں میں سے جو اس کے ذہن میں آیا لکھا گیا۔ جو شرط بھی وہ لکھتا نوکر اس پر رضامندی کا اظہار کر دیتا۔ متعدد شرائط لکھی گئیں اور نوکر نے کہہ دیا مجھے سب منظور ہیں۔ شرائط نامہ تیار ہو گیا اور نوکر نے نہایت عمدگی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد آقا شکار کھیلنے کے لئے باہر گیا۔ اور اس نوکر کو بھی ہمراہ لے گیا۔ آقا کا گھوڑا بہت منہ زور تھا۔ چلتے چلتے اچانک وہ بے قابو ہو کر بھاگ اٹھا۔ آقا نے سنبھلنے کی بہتیری کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اس سے نہ سنبھلا گیا اور وہ گھوڑے کی پیٹھ پر سے لڑھک گیا۔ اس طرح اس کا سر زمین کی طرف آ رہا اور ایک پاؤں رکاب میں پھنس گیا۔ گھوڑا سرپٹ دوڑا جا رہا تھا۔ اور آقا اپنے نوکر کو آوازیں دے رہا تھا کہ مجھے بچاؤ۔ نوکر بھی ہوشیار تھا۔ اور آقا کے سلوک سے تنگ آ چکا تھا۔ اس نے جھٹ وہی شرائط کی فہرست نکالی اور پڑھنا شروع کیا۔ آخر کہا۔ دیکھئے سرکار اس میں شرط یہ لکھی نہیں! یعنی یہ شرط اس میں کہیں نہیں لکھی کہ آپ گھوڑے سے گریں اور میں آپ کو بچانے کی کوشش کروں۔ آخر آقا اسی طرح مر گیا۔

اب دیکھو یہ خیال کس طرح آ سکتا تھا کہ میں شکار کھیلنے جاؤں گا اور گھوڑے سے گر جاؤنگا۔ پس جتنے لوگ ایسے معاملات میں شرائط باندھتے ہیں وہ سخت غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور چونکہ شرائط طے ہو چکنے کے بعد حالات میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے فریقین کے لئے اس الجھن کو سلجھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بنیاد محبت پر ہو گی تو شرائط کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔ ورنہ جب بنیاد ہی شرائط پر ہو گی تو حالات کے مختلف ہونے کی وجہ سے جب شرائط نہ رہیں گی تو یہ تعلق بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ دونوں چیزیں قائم رہ سکیں۔ یا تو شرائط ٹوٹ جائیں گی اور یا تعلق منقطع ہو جائیگا۔"

خدام الاحمدیہ کی اہمیت

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقرر کردہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔"

"مگر ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں اور تلواریں ہوں۔ بلکہ .... دلائل مذہبی دعائیں اور اخلاق فاضلہ یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ اور انہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں یہ مہم جاری رہی تو ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت جلد ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی مسلح فوج تیار کر لیں گے جس کے مقابلہ میں کوئی دشمن نہیں ٹھہر سکیگا۔"

(الفضل ۷ ؍ اپریل ۳۹ء)

خدام الاحمدیہ کے سپرد کس قدر اہم کام ہے اسکا کسی قدر اندازہ مندرجہ بالا اقتباسات سے کیا جا سکتا ہے یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے لئے گئے ہیں۔ حضور کے اس ارشاد پر دس سال کا لمبا عرصہ گذر چکا ہے لیکن ہم نے ابھی تک اس پر کس حد تک عمل کیا ہے۔ یہ ہر شخص اپنے دل سے سوال کرے اور پھر جواب دے کہ آیا اس نے ان ارشادات پر عمل کیا ہے یا نہیں کیا اس نے اپنی اس مجلس کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھا ہے جسکا وہ ایک رکن ہے۔ کیا اس نے حضور کے ان ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ اپنے تمام خادم بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ جلد از جلد اپنے آپ کو منظم کریں اپنی مجلس کو منظم کریں۔ اپنے دوسرے نوجوان بھائیوں کو منظم کریں اور گذشتہ غفلتوں اور سستیوں پر استغفار کرتے ہوئے آئندہ کے لئے ایک نئے جوش۔ نئی امنگ اور نئے ارادہ سے کھڑے ہو جائیں اور جو کام ان کے آقا نے ان کے سپرد کیا ہے ایک سچے خادم کی حیثیت سے اسے پورا کریں۔ تا اس دن کو جلد تر لانے میں ان کا بھی حصہ ہو۔ جب دن احمدیت اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں اسلام کو غالب کر دے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اُفقِ مشرق پر ایک نیا ستارہ طلوع ہو رہا ہے

پاکستان دوسروں کی نظر میں

(جی - وارڈ - پرائس)

ارادہ بلند، عزم مستقل اور رجائیت پسندی ایک نئے ملک کی جان ہیں اور پاکستانیوں میں ان کا فقدان نہیں بلکہ افراط ہے۔ مستقبل کے بارے میں ان کی گفتگو ہمیشہ ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے۔ "پانچ سال کے وقفے کے بعد آئیے اور ہمیں دیکھئے۔ آپ حیرت زدہ اور انگشت بدندان رہ جائیں گے۔"

اگر پاکستان نے ہندوستان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آزاد جمہوریہ بننے کا اعلان کر دیا۔ تو صرف یہی نہیں کہ تمام دنیا میں وہ سب سے بڑی مسلم ریاست ہوگی۔ بلکہ غالباً بالتشناء مصر وہ سب سے زیادہ خوشحال ملک ہوگا۔

پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جس نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے موافق تجارتی توازن قائم کرنے کا نادر امتیاز حاصل کر لیا ہے۔ اس مبارک مالیاتی پوزیشن نے اس کے لئے وسیع امکانی قوت اور ترقی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اغلب ہے کہ پاکستان مشرق وسطی کی قیادت حاصل کر لے۔ جس طرح ہندوستان نئی دہلی میں انڈونیشیا کے مسئلہ پر بین الاقوامی کانفرنس منعقد کر کے جنوبی مشرقی ایشیا کا علمبردار بن گیا ہے۔

دنیا کے اس حصہ میں برطانوی شہنشاہیت کا چراغ گل ہونے سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہو جانا ناگزیر ہے۔ ایک وسیع اور کشادہ علاقہ میں اس مستحکم قوت کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ جو دوسری عالمگیر جنگ تک برطانیہ کے ہاتھ میں تھی۔

اگرچہ برطانوی قوت و شہنشاہیت کا مرکز ہندوستان تھا لیکن ہند کے مشرقی و مغربی ممالک نے بھی اس قوت کے سامنے سر نیاز خم کر دیا۔ جیسے کہ لبس کی منتظر تعداد پولیس کانسٹیبل کے احکامات کی تعمیل کرتی ہے۔ ۱۵۰ سال تک شاہی بحریہ۔ برطانوی افسروں کی کمان کے تحت تربیت یافتہ ہندوستانی فوج جبرالٹر سے ہانگ کانگ تک برطانوی فوجی قلعوں کے سلسلے اور بغداد و درخشاں شہنشاہی وقار نے ایشیائی بین الاقوامی سیاسی دنیا میں مستقل توازن قائم رکھا۔ لیکن اب انتشار نے اس توازن کی جگہ لے لی ہے۔ کشمیر، بہار، انڈونیشیا میں۔ نیز ہند چینی کی سرزمین پر جنگ ہو رہی ہے۔ برطانوی شہنشاہیت کے مستحکم اور ہمہ گیر اثر کی جگہ ایک دوسری طاقت و ریکن، فتنہ انگیز قوت، بین الاقوام اشتمالیت نے لی ہے۔ جو عام الجھنوں اور انتشار کے میدان میں سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔

درۂ خیبر - باب الخزوہ

اس عام عدم تحفظ کی فضا میں پاکستان ایک اہم فوجی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان اب اس تاریخی مغربی درہ کا واحد مالک ہے۔ جس سے ہو کر حملہ آور وں نے ہندوستان کے برصغیر پر یورشیں کی ہیں۔

خاص سرزمین پاک سے ایک ہزار میل دور مشرق میں پاکستان کا ایک دوسرا الگ صوبہ مشرقی بنگال ہے۔ اس کی سرحدیں فساد زدہ برما سے متصل ہیں۔ اور مشرقی بنگال کی نظریں جنوبی چین میں اشتمالی فوجوں کی پیش قدمی پر مرکوز ہیں۔ بحیرہ فارس پر قبضہ کر لینے کے بعد کسی طاقتور بحری قوت کے لئے بحیرہ عرب کا عبور کرنا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ اور دوسری جانب کوہ ہندوکش کی فلک بوس چوٹیاں اور نہ پامیر کی سطح مرتفع فضائی حملہ کو روک سکیں گی۔ اور نہ یہ پہاڑیاں ہوائی فوج کی راہ میں حائل ہوں گی۔ جس طرح بری فوجوں کی سدِ راہ ہوتی ہیں! پاکستان کی مرکزی حکومت کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے۔ پاکستان کے ارباب اقتدار میں اکثر ذی ہوش اور باخبر ہیں۔ اور ٹھوس فیصلے کے مالک ہیں۔

تربیت یافتہ افراد

ان میں سے بعض کی تربیت سابق انگریزی حکومت کے لئے باعث افتخار ہے جو لبرڈ چشم اس کے مرہون منت ہیں۔ پاکستان اپنے وسیع اور کانی ذرائع کے سلسلے میں بھی خوش قسمت ہے۔ غالباً مشرقی بنگال کے علاوہ پاکستان میں عوام کی ضروریات کے سارے اناج پیدا ہوتے ہیں۔ اور پاکستان اپنی درآمد کی دوچند قیمت کی اشیاء برآمد کرتا ہے۔ بہر کیف برطانیہ اتنا عمدہ خریدار ہے کہ یہ پوزیشن الٹ جاتی ہے۔ سال رواں کے پہلے چار مہینوں میں پاکستان نے ۹۰ لاکھ پونڈ کی قیمت کی اشیاء برطانیہ سے درآمد کیں۔ اور اس کے مقابلہ میں برطانیہ کو صرف ۷۰ لاکھ سے زائد قیمت کی اشیاء برآمد کیں۔ اس ملک کی خاص پیداوار جوٹ اور کپاس کی عمدہ ترین فصلیں ہیں۔ پاکستان دنیا کی ضروریات کا ۸۰ فیصدی حصہ جوٹ مشرقی بنگال سے مہیا کرتا ہے۔

اس کے علاوہ کھال پاکستان کی دوسری اہم برآمد ہے اگر یہاں کارخانے قائم ہو جائیں۔ تو دیگر خام پیداوار کی طرح اس کی صنعت کو بھی پاکستان میں وسیع پیمانہ پر فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ان حالات نے پاکستان کو ہندوستان سے علیحدگی کے ۸ ماہ کے اندر ہی اپنے بجٹ کو متوازن کرنے میں کامیابی سے دوچار کیا۔ حالانکہ پہلے ۱۸ ماہ سال میں برِ عظیم ہند میں مذہب کے نام پر ہولناک خونریزیاں ہوئیں۔ اور اس قتل عام کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۷۰ لاکھ ہندوستانی مسلمانوں کے لٹے ہوئے کارواں نے سرزمین پاک میں پناہ لی اور ۵۰ لاکھ ہندو پاکستان سے ہندوستان منتقل ہو گئے۔

سول سروس

اس حقیقت کے باوجود کہ انگریزی اقتدار کے خاتمہ پر ہندوستان کو اعلیٰ تربیت یافتہ۔ تجربہ کار اور باصلاحیت افسروں کا مکمل نظام ملا۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان میں مرکزی حکومت کا ڈھانچہ بھی نہ تھا۔ اس چھوٹی مملکت نے اپنی زندگی کے ۱۲ ماہ کے اندر ایک قومی نظام قائم کر لیا ہے۔

اگرچہ صوبائی حکومتوں میں بعض الجھنیں پڑ گئی ہیں۔ جن میں بددیانتی نے زبردست ردوبدل کر دیئے ہیں لیکن قومی مالیات سے قریبی ارتباط رکھنے والے حلقے خیال کرتے ہیں کہ انہیں ٹھوس بنیادوں پر قائم کیا جا رہا ہے۔ میں نے پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد سے گفت و شنید کی ہے۔ جو پاکستان کے بقیہ اثر ثقل فاضلیات کی وصولیابی کے مسئلہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

اگر پاکستان اس رقم کو استعمال کرنے کی سہولت حاصل نہ کر سکا تو اسے یا تو درآمد و برآمد لائسنس کی پابندی عائد کرنی پڑے گی۔ یا ہندوستان کو پاکستان کی جوٹ کی برآمد کو محدود کرنا پڑے گا جو ہندوستان میں برطانیہ کی جوٹ کے کارخانوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔

صنعتی دنیا سے وزارت مالیات کو!

نمایاں خدوخال کے ایک وجیہہ الشان مسٹر غلام محمد جنگ کے زمانہ میں حکومت ہند کے ڈائرکٹر آف سپلائیز تھے اور جب ان سے پاکستان کی وزارت مالیات سنبھالنے کی استدعا کی گئی۔ تو انہوں نے ٹاٹا کے لوہے کے کارخانے کے بورڈ کی نشست کو خیرباد کہہ دیا۔ ان کا خیال ہے۔ کہ برطانوی سرمایہ دار اس ملک میں اپنا سرمایہ لگانے کے سلسلہ میں بے جا طور پر حد سے زیادہ محتاط ہیں۔

"ہم بہت مناسب شرائط پیش کرتے ہیں۔" انہوں نے مجھے بتایا۔ "اگر غیر ملکی کارخانے قائم کرنے کے لئے ہماری شرط صرف یہ ہے۔ کہ کمپنی کی تشکیل کے بعد پہلے تین ماہ تک پاکستان میں کمپنی کے ۳۰ فی صدی حصص فروخت کئے جائیں۔ اگر مقررہ میعاد کے اندر وہ حصص فروخت نہ ہو سکیں۔ تو ہر شخص اسے خرید سکتا ہے۔

"قومی و ملکی تحفظ و دفاع سے متعلق ۱۳ مصرح صنعتوں کے بارے میں مثلاً اسلحہ سازی۔ حمل و نقل اور مواصلات ہماری شرط صرف یہ ہے کہ ان کا ۵۱ فی صدی سرمایہ پاکستان ہی میں رہے۔" وزیر مالیات حکومت پاکستان نے مزید کہا۔ کہ "غیر ملکی سرمایہ لگانے والے زرتبادلہ کی صورت حال کی ضروریات کے مطابق ہی اپنے فائدے کو ملک کے باہر لے جا سکتے ہیں۔"

فوری فائدے

حکومت پاکستان غیر ملکی سرمایہ داروں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی۔ اس لئے اور بھی خواہشمند ہے کہ خود پاکستان کے باشندے بڑی بڑی صنعتوں اور کارخانے قائم کرنے میں بہت کم دلچسپی لے رہے ہیں وہ کارخانوں کی تعمیر کی بجائے سرمایہ لگا کر فوری ہی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی تجارتی سرگرمیوں کو محض درآمد و برآمد کی تجارت میں محدود رکھتے ہیں۔

تقسیم کے بعد ہندوؤں کی منتقلی نے سرزمین پر ایک تجارتی خلاء پیدا کر دیا تھا۔ اور ان کا کاروباری تجربہ بھی ہندوستان منتقل ہو گیا۔ پاکستان میں ماہرین فن کی کمی ہے۔ اور انہیں حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اور پاکستان کے پاس نہ لوہا ہے اور نہ فولاد اور غالباً کوئلہ بھی نہیں۔ ٹیکس اتنا زیادہ ہے کہ سرمایہ دار اور غیر کے لئے پاکستان میں نئے صنعتی کارخانے کھولنے کی تکلیف گوارہ کرنے میں بہت کم دلکشی اور جاذبیت ہے۔ پھر بھی بہت سے مشہور و معروف برطانوی اداروں نے پاکستان میں اپنی شاخیں قائم کر دی ہیں۔ امپیریل ٹوبا کو کمپنی ایشیاء میں اس قسم کا سب سے بڑا کارخانہ مکمل کر رہی ہے۔ اور یونی لیور صابن سازی اور قابل خوردو نوش تیل تیار کر رہے ہیں۔

احمد نگر میں جشن آزادی

جماعت احمدیہ احمد نگر نے عام مسلمانان دہ۔ کے ساتھ مل کر جشن آزادی منایا۔ صبح قریباً آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں احمدی احباب جمع ہو کر ایک جلوس کی شکل میں درود شریف پڑھتے جھنڈے اٹھائے ہوئے سکول پہنچے۔ نمبردار نمبردار دہ چوہدری محمد …… کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ جس میں متعدد احمدی و غیر احمدی دوستوں نے تقریریں کیں۔ قریباً سات روپے بچوں کی مٹھائی کے واسطے چندہ بھی کیا گیا۔ آخر میں خاکسار نے اپنی توفیق کے مطابق توحید تعالیٰ۔ اسلام میں متفق علیہ عقائد۔ اسوہ حسنہ رسول صلعم پیش کرتے ہوئے پاکستان میں مسلمانوں باہمی اتحاد کے مضمون پر تقریر کی تحصیل علم نماز قرآن کریم پڑھنے کی تلقین کی۔ پھر دعا کرنے کے ایک بجے دوپہر ختم ہوا۔

(خاکسار فقیر علی سیکرٹری جماعت احمدیہ احمد نگر)

نسبت درخواست دعا

مکرم عنایت اللہ صاحب نسیم کی ہمشیرہ سلیم النساء بیگم صاحبہ ۲/۱ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چند دن سے مرض نے سل کی صورت اختیار کر لی ہے۔ حالت خطرہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو شفاء عاجلہ عطا فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ صوبیدار ملک محمد خان امیر جماعت احمدیہ بھینی ضلع کیمل پور کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب ان کی حالت بہت ہی تشویشناک ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار سونا خان بھینی ضلع کیمل پور)

۲۔ میری اہلیہ بعارضہ ضعف جگر بیمار ہے۔ لہذا احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ میری اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ (خاکسار نیاز احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ددوہ ضلع سرگودھا)

۳۔ میری بچی سعیدہ سلمہا عرصہ تین مہینہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور نہایت ہی ضعیف اور نقیہہ ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (مرزا محمود احمد منشی فاضل ہیڈ ماسٹر تلمبہ ضلع ملتان)

۴۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ عمر ۱۱ ماہ پندرہ بیس دن سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ آج کل حالت بہت خراب ہے اور خون کی ٹٹیاں آ رہی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ بیرالیون)

(۵) میرا چھوٹا بھائی مجید احمد ڈرائیور درویش قادیان میں بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

درویش محمد حسین احمدی ڈرکوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ

۶۔ خاکسار عرصہ سے قلبی تکالیف میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (خاکسار کرامت اللہ خان سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

۷۔ خاکسار کا لڑکا منظور احمد اور بھائی خلیل احمد قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہو کر سشن سپرد ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ درد دل سے رہائی کے لئے دعا کریں۔ (بشارت احمد کھوکھر احمدی از چک ۶۲۸ گ ب ڈاکخانہ [illegible] ضلع لائلپور)

پتہ مطلوب ہے

مکرمی صلاح الدین صاحب ولد حاجی کریم بخش صاحب موضع دیولی ضلع سیالکوٹ اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

۲۔ مرزا مسعود احمد صاحب سابق کلرک ریلوے آفس ریلجنیئر جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے آگاہ کریں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ مطلع کریں۔ خاکسار عنایت اللہ جالندھری سکیورٹی برانچ جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی

۳۔ سعید احمد صاحب برمی پسر شیخ حمید احمد صاحب برمی اپنے موجودہ پتے سے نظارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

۴۔ مکرمی فضل الرحمن صاحب چغتائی ولد مولوی فضل الٰہی صاحب۔ محلہ دار الرحمت اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

۵۔ مکرمی اسلم وحید صاحب جنہوں نے پچھلے سال مئی ۴۸ء میں اسلامیہ کالج، لاہور سے امتحان دیا تھا کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

(۶) مکرمی عبد المجید صاحب ناصر یا ان کے والد صاحب چوہدری نصیر الدین صاحب قوم بھنگو حبٹ ساکن قادیان جہاں کہیں ہوں۔ اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

(۷) مکرمی ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب۔ انور ولد نور محمد صاحب سکنہ بنگہ ضلع جالندھر جہاں کہیں ہوں۔ اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو۔ براہ کرم وہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

۸۔ صوبیدار البشیر الحق صاحب سکنہ فیروزپور جہاں کہیں ہوں۔ خاکسار کو مطلع فرمائیں (خاکسار نقیر احمد فیروزپوری دکان نمبر ۲۵ جوگن شاہ علاقہ ڈیگری۔ پشاور شہر)

گرنتھ صاحب کی ضرورت

جس دوست کے پاس اردو یا گورمکھی میں گرنتھ صاحب ہے۔ وہ مہربانی فرما کر مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع کر دیں۔ تاکہ ان سے ایک ضروری معاملہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔ گیانی واحد حسین تلونڈی راہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

زکوٰۃ بھجواتے وقت تفصیل کا آنا بھی ضروری ہے

سکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران مقامی کی خدمت میں گزارش ہے کہ جب وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم مرکز میں بھجوائیں۔ تو ساتھ ہی نظارت بیت المال میں اسکی تفصیل بھی بھجوا دیا کریں کہ اس تمام رقم میں کن کن صاحب نے کس قدر زکوٰۃ ادا کی ہے اور ان کا مکمل پتہ بغرض خط و کتابت کیا ہے تا ان صاحبان کے کھاتہ جات مکمل کئے جا سکیں۔ اس ضمن میں ہر سکرٹری مال کی خدمت میں علیحدہ چٹھی بھی بھجوائی جا چکی ہے کہ جو رقم اب تک وہ بھجوا چکے ہیں اسکی تفصیل بھی بھجوا دیں۔ امید ہے اس طرف بھی خاص توجہ فرمائی جائے گی۔

(نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کیمپ سے متعلقہ احباب کی خدمت میں جولائی ۱۹۴۹ء کے حسابات ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اگر کسی دوست کو اپنے عزیز کا حساب نہ ملا ہو تو وہ مثنیٰ حساب منگوا سکتے ہیں۔

حساب دیکھنے سے احباب کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ذمہ کتنی رقم بقایا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ رخصتوں کے دوران میں بقایا رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ تاکہ ہمارے کاروبار میں سہولت ہو۔ نیز آئندہ اخراجات کے لئے بقایا کے ساتھ یا بعد میں رخصتوں کے اختتام پر مناسب رقم بھجوائی جا سکتی ہے۔ جو کم از کم دو ماہ کے اخراجات (-/50 روپے) کے برابر ہونی چاہیئے۔

بصورت دیگر مطابق فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۴۷ء بچے کو پیشگی اخراجات لینے کے لئے گھر واپس بھجوا دیا جائے گا۔ اس طرح بچے کا بھی ہرج ہوگا اور آپ پر آمد و رفت کے اخراجات بھی پڑ جائیں گے امید ہے کہ آپ ہماری اور بچہ کی پریشانی کا باعث نہیں ہوں گے

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

چند کتب سلسلہ کی ضرورت

مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر جلد دوم (سورہ یونس تا سورہ کہف) اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم درکار ہیں۔ اگر کوئی صاحب دینا چاہیں تو مہربانی کر کے قیمت وغیرہ کا فیصلہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت کر لیں۔ (خان صاحب برکت علی آریہ ہسپتال محلہ راولپنڈی)

ایران کی طرف سے امریکہ کی ہمدردی اور مدد حاصل کرنیکی کوشش

طہران ۱۸ اگست۔ طہران کے اخبارات امریکی امداد حاصل کرنے کی پر زور کوشش کر رہے ہیں تاکہ ایران کی اقتصادی حالت کو بہتر بنایا جا سکے۔ اخبارات نے جو دلائل استعمال کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ایران اتحادیوں کی جنگ میں امداد کرنے کے باعث کمزور ہو گیا ہے اور یہ کہ ایران روس کا ایک ہمسایہ ملک ہے۔

ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا عنقریب ایران کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے مدد کی درخواست کی جائیگی یا نہیں۔ یونان اور ترکی سے لیکر ایران تک دفاعی لائن کو ترکی اور یونان کو فوجی امداد کے ذریعے مضبوط بنایا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک ایران نے غیر جانبداری اختیار کر رکھی ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ایرانی باشندے اخلاقی طور پر امریکی امداد حاصل کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اخبارات شاہ ایران کے حالیہ بیانات اور وزیر اعظم کے اعلانات کو پر زور طریقے پر شائع کر رہے ہیں۔ اگرچہ لیڈران نے روس سے قرابت کو ایران کی اپیل کی وجہ قرار نہیں دیا۔

ایک پریس کانفرنس میں وزیر اعظم نے اس بات پر رنج کا اظہار کیا کہ پچھلے سال جب ایران نے امریکی حکومت سے دو لاکھ ٹن گیہوں حاصل کرنے کی درخواست کی تو امریکی حکومت نے اس درخواست کو تجارتی مسئلہ تصور کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس کیس میں اناج کا مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ تھا اور اس پر سیاسی نقطہ نظر سے غور کرنا چاہیئے تھا۔

ایران صدر ٹرومین کے "چوتھے نقطے" کے ماتحت امداد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ "چوتھے نقطے" کے تحت غیر ترقی یافتہ ممالک کو امداد دی جاتی ہے۔ (استار)

مہاجرین کیلئے شامی زمینیں

دمشق ۱۸ اگست۔ شام کی حکومت فلسطین کے ان مہاجرین کو زمینوں کے قطعے الاٹ کر رہی ہے جو آجکل شام میں مقیم ہیں۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ یہ قطعات مہاجرین کے لئے روزی کمانے کے لئے کافی ہوں گے۔

سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ شام کے حکام یہ عملی قدم اس غرض سے اٹھا رہے ہیں کیونکہ وہ مختلف کمیٹیوں اور کمیشنوں کے کاموں میں تاخیر سے تنگ آ گئے ہیں۔ (استار)

ضلع رملہ میں مہاجرین کیلئے ماڈل کیمپ

عمان ۱۸ اگست۔ بین الاقوامی صلیب احمر رملہ کے علاقے میں مہاجرین کیلئے ایک ماڈل کیمپ بنا رہی ہے تاکہ وہ مہاجرین اس کیمپ میں سکونت اختیار کریں جو ابھی تک غاروں میں یا درختوں کے نیچے پڑے ہوئے ہیں اس کیمپ میں ایک مدرسہ، ایک صحت کا مرکز۔ دودھ تقسیم کرنے کا مرکز اور پولیس اسٹیشن قائم کیا جائیگا۔ (استار)

مصر کا مشن جاپان جائیگا

قاہرہ ۱۸ اگست۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت ایک ڈپلومیٹک مشن جاپان روانہ کرنے والی ہے۔ اس وقت تک جاپان میں مقیم برطانوی ڈپلومیٹک مشن مصر کے مفاد کا خیال رکھتا رہا ہے۔ (استار)

مصری تیراک کی رودبار انگلستان کو عبور کرنیکی کوشش

لنڈن ۱۸ اگست۔ مصر کے تیراک فہمی عطاء اللہ تیسری مرتبہ رودبار انگلستان کو پار کرنے کی کوشش کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے استار کو بتایا۔ اس مرتبہ مجھے یقین ہے کہ میں رودبار انگلستان کو عبور کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

لگاتار تین سالوں میں یہ ان کی تیسری کوشش ہو گی۔ پچھلے سال وہ ڈوور کے ساحل کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لیکن ۲۱ گھنٹے پانی میں رہنے کے بعد انہیں اپنی کوشش ترک کرنی پڑی۔ اور اس سے پہلے سال وہ ۲۳ گھنٹے پانی میں رہے۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔

فہمی عطاء اللہ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ لنڈن کے قیام کے دوران میں وہ صبح کے وقت لمبی سیر کریں گے۔ اور اس ہفتے کے اختتام پر ڈوور جائیں گے۔ تاکہ تیراکی کی آخری تربیت مکمل کریں۔ اور سازگار موسم کا انتظار کریں گے۔ (استار)

یہودی اسرائیل سے جا رہے ہیں

لنڈن ۱۸ اگست۔ شمالی افریقہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے قیام کے بعد وہاں کے عرب علاقوں سے جو یہودی اسرائیل میں آباد ہونے کی غرض سے گئے تھے وہ کثیر تعداد میں واپس اپنے گھروں کو واپس آنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اسرائیل میں مکانات کی شدید قلت ہے اور وہاں اقتصادی مشکلات بہت ہی زیادہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چھ سو سے زائد یہودیوں نے تل ابیب میں مقیم فرانسیسی قونصل سے درخواست کی ہے کہ وہ انہیں الجیریا۔ ٹیونس اور فرانسیسی مراکش میں واپس جانے کی اجازت دے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں اسرائیل کی نسبت زیادہ خوش رہیں گے۔ (استار)

قادیان میں ایک معمّر درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

امیر جماعت احمدیہ قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ قادیان میں بابا شیر محمد صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بابا شیر محمد صاحب مرحوم کی عمر کم و بیش ۹۰ سال کی تھی اور قادیان جانیوالے آخری گنوائے ہیں اسی نیت اور ارادے کے ساتھ گئے تھے کہ وہیں وفات پانیکی سعادت حاصل کریں گے۔ جہاں تک مجھے علم ہے مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور موصی بھی تھے۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کے متعلق چند دن ہوئے میں نے الفضل میں دعا کی تحریک کی تھی۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

قادیان کے موجودہ دور میں بابا شیر محمد صاحب دوسرے درویش ہیں۔ جو قادیان میں فوت ہوئے۔ اس سے قبل گذشتہ سال حافظ نور الٰہی صاحب کی وفات ہوئی تھی ایک اور درویش بھی وفات پا چکے ہیں وہ اپنی بیماری کے آخری لمحات میں لاہور پہنچ گئے تھے۔ اور یہیں تین دن بعد ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام میاں حسن محمد تھا۔ احباب ان سب مرحومین کے واسطے دعا کرنے کے علاوہ قادیان کے باقی دوستوں کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کے وجود کو جماعت کے لئے برکت و رحمت کا موجب بنا دے آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۸/۸/۴۹

عرب ممالک کی مصر میں سفارتی نمائندگی

اسکندریہ ۱۸ اگست۔ عرب ممالک مصر میں اپنی سفارتی نمائندگی کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ یہ شام کے ۸۰ سالہ سابق وزیر اعظم زفیق حکاکی بے کے انٹرویو کا خلاصہ ہے۔ اس بزرگ سال سیاستدان نے کہا، برطانیہ فرانس ترکی اور ایران کے سفارتخانے مصر میں قائم ہیں۔ عرب ممالک نے صرف لیگیشن اور منسٹریاں قائم کر رکھی ہیں بعض سفارتی نمائندوں کو سیاسی تجربہ بھی حاصل نہیں ہے۔ اگرچہ مصر بین الاقوام اور سیاسی طور پر بہت زیادہ اہم ہے

آئندہ منعقد ہونے والے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا "کیا کوئی ایسا ملک ہے جو کمیٹی کی پرواہ نہیں کرتا؟ میں دعا کرتا ہوں کمیٹی عرب ممالک کے باہم اختلاف کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ جہاں تک عرب لیگ میں ۰ سکرٹریوں کے تقرر کئے جانے کے لئے عراقی تجویز کا تعلق ہے میں اس نقطہ نظر کو مسترد کرتا ہوں۔

عرب لیگ کا سیکرٹری ایک مصری ہی کو ہونا چاہیئے اور اس کا تقرر صرف ۲ یا ۳ سال کے لئے ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے دیگر لوگ تندہی اور جوش و خروش کے ساتھ اپنا کام جاری رکھ سکیں گے۔

لبنان میں اطالوی بنک دوبارہ کھلجائیگا

بیروت ۱۸ اگست اطالوی حکومت نے لبنان سے درخواست کی ہے کہ وہ بنکو ڈی روما کی لبنانی شاخ کو دوبارہ کھولنے کی اجازت دیدے۔ حکومت لبنان نے اس درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ بنک کی تنظیم کے لئے ۱۵ اطالوی بیروت آئیں گے (استار)

عرب مہاجرین کو شمال کی طرف منتقل کیا جائیگا

بیروت ۱۸ اگست۔ گیارہ ہزار عرب مہاجرین کو جنوبی لبنان سے شمالی لبنان کی طرف منتقل کیا جائیگا۔ شمالی لبنان میں پانی کی فراوانی ہے۔ (استار)

لبنان کی فوج کو ترقی یافتہ بنایا جائیگا

بیروت ۱۸ اگست۔ لبنان کے وزیر دفاع امیر مجید ارسلان نے اعلان کیا ہے کہ لبنان کی حکومت نے فوج کو ترقی یافتہ بنانے کے لئے ایک پروگرام مرتب کر لیا ہے

فوج کو تازہ ترین ہتھیاروں سے لیس کیا جائیگا (استار)

شرق اردن کا کرنسی بورڈ

عمان ۱۸ اگست۔ ایک شاہی فرمان کے ذریعے شرق اردن کے کرنسی بورڈ کی تشکیل کا اعلان کیا گیا ہے یہ بورڈ شرق اردن کے نئے سکے جاری کریگا۔ مسٹر کارڈ ڈینگٹن کی صدارت میں بورڈ کے چار ممبر اور ہوں گے۔ ان ممبران میں امیر عبدالمجید حیدر شرق اردن کے سفیر مقیم لنڈن۔ مسٹر سیل لو بیسے انگلستان کے بنک کے نمائندے سر اری سارجنٹ اور ڈمن بنک کے نمائندے اور عبدالحمید شومان عرب بنک کے نمائندے شامل ہیں۔ (استار)